سوال

(215) مردے کلام زندوں کا سنتے ہیں یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیا مردے کلام زندوں کا سنتے ہیں یا نہیں، اگر سنتے ہیں تو کیا دلیل ہے اور اگر نہیں سنتے تو کی دلیل ہے اس کو قرآن وحدیث سے بیان فرمائیں اور عنداللہ اجر جزیل پائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہوالموفق للصواب جواب صورت مذکورہ کا یہ ہے کہ مردہ کلام نہیں سنتا اور نہ اس میں لیاقت سننے کی ہے جیسا کہ اس پر قرآن شریف شاہد عدل ہے۔ (ترجمہ) ''یا اس آدمی کی طرح جو ایک بستی پر گذرا وہ اپن چھتوں پر گری پڑی تھی کہنے لگا اے اللہ موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا سو اللہ نے اس کو سو سال تک مارا دیا پھر اس کو اٹھایا اور فرمایا تو کتنی دیر ٹھہرا، کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پورا سو سال ٹھہرا ہے اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھ وہ ابھی تک خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ ہم تجھ کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں گے اب ہڈیوں کی طرف دیکھو کہ ہم نے ان کو کس طرح ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب اس کو معلوم ہوگیا تو کہنے لگا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس آیت شریف میں واردات عزیر علیہ السلام کی بیان فرمائی ہے۔ وہ سو برس مرے رہے سو برس کے اندر دھوپ سردی پڑی بادل گرجے بجلیاں چمکیں آدمی چلتے پھرتے تھے مگر ان کو کسی بات کی خبر نہ ہوئی اگر مردہ میں طاقت کلام زندوں کے سننے کی ہوتی تو بادل کا گرجنا ضرور سنتے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل مردوں کے عدم سماع پر ہوگی۔ ومن اضل ممن یدعو من دون اللہ من لایستجیب لہ الی یوم القیمة وھم عن دعائھم غافلون۔ اس آیت میں زندوں کے کلام سے مردوں کو غافل فرمایا اگرچہ قیامت تک کیوں نہ پکاریں اس سے صاف انکار مردوں کے سننے کا ہے کہ ان میں لیاقت سننے کی نہیں۔ تفسیر جامع التفاسیر میں لکھا ہے کہ شان نزول اس کا عام ہے بتوں کے بارے میں ان کا شان نزول لگانا دھوکا و فریب لوگوں کا ہے بلکہ عام ہے جس میں بزرگ وغیرہ بھی داخل ہیں۔ ان[1] تدعوھم لایسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمة یکفرون بشرککم ولاینبئک مثل خبیر۔ اس آیت شریف میں ارشاد فرمایا کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اگر بالفرض سن بھی لیں تو جواب نہیں دے سکتے اس میں صاف انکار اموات کے سننے کا۔ وما[2] یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور۔ اس آیت شریف میں بھی مردوں کے سننے کا انکار کیا ہے اور تفسیر جامع التفاسیر میں اس کی شان نزول میں بتایا ہے کہ جنگ بدر کے مقتولوں کو جو حضرت ﷺ نے پکارا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ سنتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تو مردوں کو نہیں سنا سکتا کیونکہ مردہ زندہ برابر نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ مذہب امام اعظم اور اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ غرائب اور عینی شرح ہدایہ اور تفسیر نیشاپوری اور کافی اور فتح القدیر پر حاشیہ ہدایہ اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ میں اس مسئلہ کو خوب ثابت کیا ہے اور مخالفین پر خوب رد کیا ہے۔ انک[3] لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین۔ اس آیت شریف میں بھی انکار مردوں کے سننے کا پایا جاتا ہے۔ ان آیات مذکورہ کے سوا اور بھی آیات ہیں جن سے مردوں کا عدم سماع ثابت ہوتا ہے اور بجز

حدیث قرع فعال سے مردوں کا ایک خاص وقت میں سننا ثابت ہوتا ہے جس وقت کہ مردہ قبر میں نکیرین کے سوال کے جواب دینے کے لیے زندہ کردیا جاتا ہے اور اس وقت مردہ مردہ نہیں رہتا اور حدیث قلیب بدر اسی واقعہ بدر کے ساتھ خاص ہے کیونکہ حدیث بخاری و نسائی میں لفظ الان آچکا ہے پس یہ حدیث عموم سماع موتے پر دلالت نہیں کرتی ۔ الغرض کوئی حدیث صحیح قابل اطمینان سماع موتے میں نہیں آئی ہے اور جو ہیں وہ ضعاف و منکرات ہیں اور آیات قرآنیہ کے خلاف اور مسائل اربعین میں مولانا اسحاق صاحب محدث نے بھی سماع موتے سے انکار کیا ہے ۔ حررہ فقیر حقیر عبدالحکیم مدرس مدرسہ حقانی چھاؤنی نصیر آباد ضلع امیر راجپوتانہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور خبر والے کی طرح تجھے اور کوئی خبر نہ دے سکے گا۔

[2] زندے اور مردے برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنائے اور تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا۔

[3] تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ ہی بہروں کو سنا سکتا ہے جب کہ وہ پھیر کر چل دیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص668

محدث فتویٰ